سوال

(271) تقسیم جائیداد کے متعلق سوال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ٹنڈو آدم سے شیخ مصفیٰ لکھتے ہیں کہ ہمارے والد محترم عرصہ ایک سال سے فوت ہوچکے ہیں۔ پسماندگان میں ہماری والدہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں ترکہ کیسے تقسیم ہوگا۔ نیز والد محترم نے اپنی زندگی میں چار بیٹیوں اور دو بیٹیوں کی شادی کردی تھی۔ اب کیا تقسیم جائیداد سے پہلے پہلے بیٹے اور بیٹی کی شادی پر اٹھنے والے اخراجات منہا کئے جاسکتے ہیں یا کل جائیداد کو ورثاء میں تقسیم کرنا ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق قانون وراثت فوت ہونے والے کے ہر قسم کے اموال واملاک پر جاری ہوتا ہے۔ اس کا ترکہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ زرعی ہو یا صنعتی الغرض ہر قسم کی جایئداد ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ البتہ تقسیم سے پہلے میت کے کفن ودفن پر اٹھنے والے اخرااجات جائیداد سے منہا کئے جاسکتے ہیں اگر میت کے ذمے قرض ہے تو اسے بھی اس جائیداد سے ادا کیا جائے گا۔ پھر وصیت پوری کی جائے گی۔ جو کل مال کے 3/1 حصہ کی حد تک ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد ترکہ تقسیم ہوگا صورت مسئولہ میں والدہ یعنی مرحوم کی بیوہ کو آٹھواں حصہ دے کر باقی سات حصے اولاد میں تقسیم ہوں گے۔ آسانی کے لئے کل جائیداد کے 104 حصے کرلیے جائیں بیوہ کو 13 حصے دے کر باقی 91 حصے اس طرح تقسیم کئے جائیں کہ بیٹے کو بیٹی سے دوگنا حصہ ملے یعنی ہر ایک بیٹے کو 14 حصے اور ہر ایک بیٹی کو 7 حصے دیئے جائیں۔

صورت مسئولہ: بیوہ 5 بیٹے 3 بیٹیاں۔۔۔ (بیوہ: 13 حصے) (5 بیٹے: 70 حصے۔ فی بیٹا: 14 حصے) (3 بیٹیاں: 21 حصے۔ فی بیٹی: 7 حصے)

مرحوم نے جن بچوں اور بچیوں کی شادیاں کی ہیں۔ ان پر جو مال خرچ ہوا ہے۔ وہ ان کا مقدر تھا۔ یہ دوسرے بچوں کی شادی کے لئے ترکہ سے خرچہ وغیرہ منہا کرنے کا پیش خیمہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے قرض کی ادائیگی اور وصیت کے اجراء کے بعد جو ترکہ باقی ہے۔ اس پر ضابطہ وراثت جاری ہوگا۔ جس کی اوپر تفصیل بتادی گئی ہے۔ البتہ باپ کی جائیداد سے حصہ لینے والے برسر روزگار لڑکے اس بات کے پابند ہے۔ کہ وہ اپنی والدہ کے کہنے پر بیٹے اور بیٹی کی شادی پر اٹھنے والے اخراجات کا بندوبست کریں۔ مرحوم کی جائیداد سے کسی مقدار کا حصہ کم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ والدہ کو اختیار ہے کہ جائیداد تقسیم ہوجانے کے بعد اپنے لڑکوں کو حکماً کہے کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی اور بہن کی شادی کے انتظامات کریں۔ اگر بڑے لڑکے ماں کے اس حکم سے سرعدولی کرتے ہیں تو اللہ کے ہاں سنگین جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام ٹھرایا ہے۔'' (صحیح بخاری: کتاب الادب)

قرآن پاک میں ایک واضح ارشاد ملتا ہے۔ کہ اگرچہ اولاد کو ماں اور دونوں کی خدمت کرنا چاہیے۔ لیکن ماں کا حق اس بنیاد پر زیادہ ہے کہ وہ اولاد کے لئے زیادہ تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ والدین میں سے کسی کا حق خدمت مجھ پر زیادہ ہے؟ فرمایا: ''تیری ماں کا۔ ''تین دفعہ پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا۔ اس نے چوتھی دفعہ پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ فرمایا: ''تیرا باپ'' (صحیح بخاری کتاب الادب) اس لئے مرحوم کے بڑے صاحبزدگان جو برسر روزگار ہوں شرعا و اخلاقاً اس بات کے پابند ہیں۔ کہ اپنی والدہ کے فرمان کی بجا آوری کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی شادی کا بندوبست کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:297